تفسیر صراط الجنان، تعلیم القرآن اور افہام القرآن کو بے وضو چھونے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-1685 تاریخ:08-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مکتبۃ المدینہ سے مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تین تفسیریں جاری ہوئی ہیں:(1) تفسیر صراط الجنان (2) تفسیر تعلیم القرآن (3)اورِافہام القرآن (حاشیہ قرآن)۔شرعی رہنمائی درکار ہے کہ ان تفاسیر کو بے وضو شخص کا چھونا کیسا ہے؟ نیز اسلامی بہن مخصوص ایام میں ان تفاسیر کو پکڑ سکتی ہے یا نہیں؟ اور اسی حالت میں اس کی عبارت پر ہاتھ لگا سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال کا جواب جاننے سے پہلے کتبِ تفاسیر کے متعلق ایک بنیادی تمہید اور کچھ احکام ذہن نشین فرمالیں۔

عمومی طور پر مارکیٹ میں دستیاب کتب تفاسیر دو طرح کی ہیں:

(1) تفسیر کی ایسی کتابیں جن میں تفسیر کی عبارت زیادہ اور قرآنی آیات گویا تابع قرار پائیں، ان پر قرآن پاک کا اطلاق نہیں کیا جاتا، اور انہیں چھونے کو قرآن چھونا نہیں کہا جاتا، جیسے تفسیرِ صاوی، تفسیرِ جمل اور تفسیرِ نعیمی وغیرہ۔ ایسی تفاسیر بے وضو اور حیض ونفاس والی عورت کے لیے پکڑنا، چھونا، جائز ہے، لیکن مکروہ وناپسندیدہ ہے، ہاں بغیر طہارت ان کتب میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جہاں پر

قرآن پاک کی آیت، لفظ یا کسی بھی زبان میں اس کا ترجمہ ہو، اسے نہ چھوئیں کہ وہاں بغیر طہارت ہاتھ لگانا حرام ہے۔ نیز ان میں جن صفحات پر صرف قرآن پاک لکھا ہو، انہیں بغیر طہارت کہیں سے بھی نہ چھوئیں، حتیٰ کہ خالی جگہ پر بھی ہاتھ لگانا، جائز نہیں کہ وہ خالی جگہ بھی قرآن کے تابع ہے۔ البتہ جن صفحات میں قرآن کی آیات ضمناً لکھی ہوں اور دیگر تحریر (تفسیر و حواشی) زیادہ ہو، ان میں قرآن کی آیت و ترجمہ کی جگہ کو چھوڑ کر بقیہ صفحے کو ہاتھ لگانا، ناجائز و گناہ نہیں ہے۔

(2) ایسی تفاسیر جو قرآن پاک کی تابع ہوتی ہیں اور انہیں مصحف یعنی قرآن پاک ہی کہا جاتا ہے، تفسیر یا اور کوئی نام نہیں رکھا جاتا، **جیسے بغیر حاشیے والی جلالین، خزائن العرفان و نور العرفان وغیرہ**، تو ایسی تفاسیر کو چھونے کا حکم عام تفسیروں والا نہیں، بلکہ مثلِ قرآن ہے، لہٰذا بے وضو یا حیض و نفاس والی عورت، چاہے معلمہ ہو یا طالبہ، اُسے ایسی تفاسیر کا چھونا ناجائز ہے، چاہے وہ خالی جگہ ہو۔ حتیٰ کہ اس کی جِلد اور چولی کو چھونا بھی حرام ہے، البتہ ایسی تفسیر اگر غلاف، جزدان یا بیگ میں ہو، تو ایسے غلاف، جزدان اور بیگ کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ نیز رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے کے ساتھ بھی چھو سکتے ہیں، جو اپنا تابع نہ ہو یعنی اس کپڑے کو پہنا یا اوڑھا ہوا نہ ہو، نہ ہی اس کا کوئی کونا وغیرہ کندھوں پر پڑا ہو۔ اور نہ ہی مصحف کا تابع ہو۔

مذکورہ بالا وضاحت کی روشنی میں مکتبۃ المدینہ سے جاری تفاسیر میں سے **تفسیر صراط الجنان اور تفسیر تعلیم القرآن** پہلی کیٹیگری سے تعلق رکھتی ہیں، کیونکہ ان میں تفسیر اغلب ہے، لہٰذا ان تفاسیر کو بے وضو اور حائضہ کے لیے چھونے وغیرہ کے وہی احکام ہیں، جو پہلی کیٹیگری میں بیان ہوئے، جبکہ **تفسیر افہام القرآن** (مختصر حاشیہ قرآن) دوسری کیٹیگری سے تعلق رکھتی ہے، اس کو چھونے کا حکم عام تفسیروں والا نہیں، بلکہ مثلِ قرآن ہے، لہٰذا ان کو بے وضو و حائضہ کے لیے چھونے کے وہی احکام ہیں، جو دوسری کیٹیگری میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔

جزئیات مندرجہ ذیل ہیں:

الدر المختار و رد المحتار میں ہے: ”فی الاشباہ۔۔۔ وقد جوز أصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث

ولم يفصلوا بين كون الأكثر تفسيرا أو قرآنا ولو قيل به (بأن يقال إن كان التفسير أكثر لا يكره وإن كان القرآن أكثر يكره) اعتبارا للغالب لكان حسنا (وبه يحصل التوفيق بين القولين)" ملتقطا من الدر و مزيدا من ردالمحتار بين الهلالين "ترجمہ: الاشباہ میں ہے کہ ہمارے علماء نے بے وضو شخص کا کتب تفسیر کو چھونا، جائز قرار دیا ہے اور اس میں تفسیر یا قرآن کے زیادہ ہونے کی تفصیل بیان نہیں کی۔ البتہ اگر اس تفصیل کا قول کیا جائے یعنی یوں کہا جائے کہ اگر تفسیر زیادہ ہے تو پھر مکروہ نہیں اور اگر قرآن زیادہ ہے تو پھر مکروہ ہے، غالب کا اعتبار کرتے ہوئے تو بہت اچھا ہے۔ (علامہ شامی فرماتے ہیں) اس تفصیل سے دونوں اقوال میں تطبیق پیدا ہو جاتی ہے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 353، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے:" ومشى في الفتح على الكراهة فقال: قالوا: يكره مس كتب التفسير والفقه والسنن؛ لأنها لا تخلو عن آيات القرآن "ترجمہ: فتح القدیر میں (تفاسیر کو بغیر طہارت چھونے کی) کراہت پر چلے، پس فرمایا: علماء نے فرمایا: تفسیر، فقہ اور سنن کی کتابوں کو چھونا مکروہ ہے، کیونکہ وہ قرآن پاک کی آیات سے خالی نہیں ہوتیں۔ **(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 353، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" ان سب (بے وضو، جنبی وغیرہ) کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا، مکروہ ہے۔۔ مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ ملخصًا" **(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

الجوہرۃ النیرہ و ردالمحتار میں ہے:" واللفظ للآخر: وفي السراج عن الإيضاح أن كتب التفسير لا يجوز مس موضع القرآن منها، وله أن يمس غيره وكذا كتب الفقه إذا كان فيها شيء من القرآن، بخلاف المصحف فإن الكل فيه تبع للقرآن "ترجمہ: اور سراج میں ایضاح کے حوالے سے ہے کہ کتب تفسیر میں جہاں قرآن لکھا ہوا ہے، اس جگہ کو چھونا، جائز نہیں اور دوسری جگہ کو چھو سکتا ہے۔ یہی حکم کتب فقہ کا ہے، جب ان میں قرآن سے کچھ لکھا ہوا ہو، بخلاف مصحف کے کہ (اس کو بغیر طہارت کہیں سے بھی چھونا، جائز نہیں کیونکہ) اس میں سب قرآن کے تابع ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، جلد1، صفحه353، مطبوعه کوئٹه)

کتب تفسیر و حدیث و غیرہ کو بغیر طہارت چھونا حرام نہیں ہے، اس کی وجہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ غنیہ شرح منیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "**انه لا یسمی ماساً للقرآن،** لان ما فیها منه بمنزلۃ التابع اھ" ترجمہ: **کیونکہ (ان کو چھونے والا) قرآن کو چھونے والا نہیں کہلاتا اس لیے کہ ان میں** موجود قرآن تابع کے درجہ میں ہوتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، جلد1، صفحه352، مطبوعه کوئٹه)

قرآن پاک کے علاوہ دیگر چیزوں میں جس جگہ قرآن لکھا ہے، اسے چھوڑ کر بقیہ کو چھونا حرام نہیں ہے، جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار و ردالمحتار میں ہے: "و یحرم به أي بالأکبر وبالأصغر مس مصحف: أي ما فیه آیة کدرهم وجدار (قال ح: لکن لا یحرم في غیر المصحف إلا بالمکتوب: أي موضع الکتابة کذا في باب الحیض من البحر) والعبارة بین الهلالین مزیداًمن ردالمحتار" ترجمہ: حدث اکبر و اصغر کے ساتھ مصحف کو چھونا حرام ہوتا ہے یعنی وہ چیز جس میں آیت لکھی ہو، جیسے درہم اور دیوار۔ علامہ حلبی نے فرمایا: لیکن مصحف شریف کے علاوہ دیگر چیزوں میں مکتوب یعنی لکھائی کی جگہ کے علاوہ دوسرے حصوں کو چھونا حرام نہیں ہے، ایسا ہی بحر کے باب الحیض میں ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، جلد1، صفحه347، مطبوعه کوئٹه)

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اِن مسائل میں اول یہ کہ سوا مصحف خاص کے کہ جس کے چھونے کی جنب اور محدِث کے حق میں شریعت سے ممانعت صریح واقع ہوئی ہے، بعض مصاحف اس قسم کے رائج ہوئے ہیں کہ اُن میں علاوہ نظم قرآن شریف کے دیگر مضامین بھی شامل ہوتے ہیں، چنانچہ بعض قسم اُس کی مترجم ہیں کہ مابین السطور ترجمہ فارسی یا اردو کا ہوتا ہے اور بعض مترجم کے حواشی پر کچھ کچھ فوائد بھی متعلق ترجمہ کے ثبت ہوتے ہیں، بلکہ بعض میں فوائد متعلق قراءت اور رسم خط وغیرہ بھی درج ہوتے ہیں اور بعض اقسام مترجم کے حاشیوں پر کوئی کوئی تفسیر بھی چڑھی ہوتی ہے، بعض پر عربی

مثل جلالین وغیرہ کے اور بعض میں فارسی اور اردو مثل حسینی وغیرہ کے چڑھاتے ہیں،علی ھذا القیاس اس قسم کے مصاحف کے مس کرنے کا حکم بحق جنب اور محدث کے حرام ہے یا مکروہ اور در صورت کراہت تحریمی ہوگی یا تنزیہی یا جائز بلا کراہت ہے؟ بینوا توجروا۔"

تو اس کا جواب دیتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:"محدث کو مصحف چھونا مطلقاً حرام ہے، خواہ اُس میں صرف نظم قرآن عظیم مکتوب ہو یا اُس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر و رسم خط وغیرہا بھی **کہ ان کے لکھنے سے نام مصحف زائل نہ ہوگا آخر اُسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا** یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جُدا نہیں ولہٰذا حاشیہ مصحف کی بیاض سادہ کو چھُونا بھی ناجائز ہوا بلکہ پٹھوں کو بھی بلکہ چولی پر سے بھی بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے اگرچہ قرآن مجید سے جُدا لکھا ہو۔" **(فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ2، صفحہ1074، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

قرآن پاک کو چھونے کے احکام بیان کرتے ہوئے عالمگیری میں لکھا ہے:"لا یجوز لھما و للجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه کالخریطة والجلد الغیر المشرز لا بما ھو متصل به ھو الصحیح ھکذا فی الھدایة۔ وعلیه الفتوی کذا فی الجوھرة النیرة۔ والصحیح منع مس حواشی المصحف والبیاض الذی لا کتابة علیه ھکذا فی التبیین"ترجمہ: حیض ونفاس والی کے لیے اور جنب و محدث (بے وضو) کے لئے قرآن کو چھونا، جائز نہیں، مگر اس سے جدا غلاف کے ساتھ جیسا کہ چمڑے کا تھیلا اور ایسی جلد جو (مصحف کے ساتھ) سلی ہوئی نہ ہو، نہ کہ اس چیز کے ساتھ جو مصحف کے ساتھ متصل ہو یہی صحیح ہے ،اسی طرح ہدایہ میں ہے اور اسی پر فتوی ہے ، اسی طرح جوہرہ نیرہ میں ہے۔اور صحیح یہ ہے کہ مصحف کے حواشی کو اور اس خالی حصہ کو چھونا بھی منع ہے، جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو، اسی طرح تبیین میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارة، جلد1، صفحہ38، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید

چھونا، اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا، جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔ اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں، یونہی رومال کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے، کرتے کی آستین، دوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے قرآن مجید کے تابع تھی۔" **(بہارشریعت، جلد1، صفحہ326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اسی میں ہے: "قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے۔" **(بہارشریعت، جلد1، صفحہ327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو واصف محمد آصف عطاری

29شوال المکرم 1445ھ/08مئی 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے